روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعرات 28۔اگست 2014ء یکم ذیقعد 1435 ہجری 28 ظہور 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 195

سایۂ ذوالجلال میں

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔
اپنی اولاد میں تین صفات پیدا کرو۔(1) اپنے نبی ﷺ کی محبت،(2) اہل بیت کا ادب اور احترام،(3) قرآن کریم کی تلاوت کرنے کی محبت کیونکہ قیامت والے دن کہ جس دن اللہ تعالیٰ کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ باقی نہ رہے گا تو قرآن کریم کے حفاظ اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم السلام اور اصفیاء کے ساتھ ہوں گے۔

(الجامع الصغیر للسیوطی جلد1 صفحہ 12)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

''قرآن مجید ایک ایسا لعل تاباں اور مہر درخشاں ہے کہ اس کی سچائی کی کرنیں اور اس کے منجانب اللہ ہونے کی چمکیں نہ کسی ایک یا دو پہلو سے بلکہ ہزار ہا پہلوؤں سے ظاہر ہو رہی ہیں اور جس قدر مخالف دین متین کوشش کر رہے ہیں کہ اس ربانی نور کو بجھاویں اسی قدر وہ زور سے ظاہر ہوتا اور اپنے حسن اور جمال سے ہر یک اہل بصیرت کے دل کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے اور منجملہ ان دلائل اور براہین کے جو اس نے اپنے منجانب اللہ ہونے پر اور اپنے اعلیٰ درجہ کی فضیلت پر پیش کئے ہیں ایک بزرگ دلیل وہ ہے جس کی بسط اور تفصیل کے لئے ہم نے اس کتاب کو تالیف کیا ہے جو ام الالسنہ کے پاک چشمہ سے پیدا ہوتی ہے۔......

اور خلاصہ مطلب اس دلیل کا یہ ہے کہ زبانوں پر نظر ڈالنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دنیا کی تمام زبانوں کا باہم اشتراک ہے۔ پھر ایک دوسری عمیق اور گہری نظر سے یہ بات بپایہ ثبوت پہنچتی ہے جو ان تمام مشترک زبانوں کی ماں زبان عربی ہے جس سے یہ تمام زبانیں نکلی ہیں اور پھر ایک کامل اور نہایت محیط تحقیقات سے یعنی جبکہ عربی کی فوق العادت کمالات پر اطلاع ہو یہ بات ماننی پڑتی ہے کہ یہ زبان نہ صرف ام الالسنہ ہے بلکہ الٰہی زبان ہے جو خدا تعالیٰ کے خاص ارادہ اور الہام سے پہلے انسان کو سکھائی گئی اور کسی انسان کی ایجاد نہیں اور پھر اس بات کا نتیجہ کہ تمام زبانوں میں سے الہامی زبان صرف عربی ہی ہے یہ ماننا پڑتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی اکمل اور اتم وحی نازل ہونے کے لئے صرف عربی زبان ہی مناسبت رکھتی ہے کیونکہ یہ نہایت ضروری ہے کہ کتاب الٰہی جو تمام قوموں کی ہدایت کے لئے آئی ہے وہ الہامی زبان میں ہی نازل ہو اور ایسی زبان میں ہو جو ام الالسنہ ہو تا اس کو ہر یک زبان اور اہل زبان سے ایک فطری مناسبت ہو''۔

(منن الرحمٰن۔روحانی خزائن جلد 9 ص 129,128)

''اگرچہ بہت سے لوگوں نے ان باتوں کی تحقیقات میں اپنی عمریں گزاری ہیں اور بہت کوشش کی ہے جو اس بات کا پتہ لگاویں کہ ام الالسنہ کون سی زبان ہے مگر چونکہ ان کی کوششیں خط مستقیم پر نہیں تھیں اور نیز خدا تعالیٰ سے توفیق یافتہ نہ تھے اس لئے وہ کامیاب نہ ہوسکے اور یہ بھی وجہ تھی کہ عربی زبان کی طرف ان کی پوری توجہ نہ تھی بلکہ ایک بخل تھا۔لہٰذا وہ حقیقت شناسی سے محروم رہ گئے''۔

(ضیاء الحق۔روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 320)

''اب ہمیں خدا تعالیٰ کے مقدس اور پاک کلام قرآن شریف سے اس بات کی ہدایت ہوئی کہ وہ الہامی زبان اور ام الالسنہ جس کے لئے پارسیوں نے اپنی جگہ اور عبرانی والوں نے اپنی جگہ اور آریہ قوم نے اپنی جگہ دعوے کئے کہ انہی کی وہ زبان ہے۔ وہ عربی مبین ہے اور دوسرے تمام دعویدار غلطی پر اور خطا پر ہیں۔

ہم نے اس رائے کو سرسری طور پر ظاہر نہیں کیا بلکہ اپنی جگہ پر پوری تحقیقات کرلی ہے اور ہزار ہا الفاظ سنسکرت وغیرہ کا مقابلہ کرکے اور ہر ایک لغت کے ماہرین کی کتابوں کو سن کر اور خوب عمیق نظر ڈال کر اس نتیجہ تک پہنچے ہیں کہ زبان عربی کے سامنے سنسکرت وغیرہ زبانوں میں کچھ بھی خوبی نہیں پائی جاتی''۔

(منن الرحمٰن۔روحانی خزائن جلد 9 ص 320)

معرفت کی لذت

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔
''دنیا اور دنیا کی خوشیوں کی حقیقت لہو و لعب سے زیادہ نہیں۔ عارضی اور چند روزہ ہیں اور ان خوشیوں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان خدا سے دور جا پڑتا ہے، مگر خدا کی معرفت میں جو لذت ہے وہ ایک ایسی چیز ہے کہ جو نہ آنکھوں نے دیکھی نہ کانوں نے سنی نہ کسی اور حس نے اس کو محسوس کیا ہے۔ وہ ایک چیر کر نکل جانے والے چیز ہے۔ ہر آن ایک نئی راحت اس سے پیدا ہوتا ہے جو پہلے نہیں دیکھی ہوتی۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 137)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2014ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ پاکستان)

ربوہ کے مضافات میں پلاٹ خریدنے والوں کیلئے ایک ضروری اعلان

آجکل ربوہ کے مضافات میں رہائشی پلاٹوں کی خرید و فروخت کے حوالے سے بہت سے مسائل سامنے آرہے ہیں۔ اس ضمن میں تمام ایسے احباب کو جو مضافاتی کالونیوں میں پلاٹ خریدنے یا فروخت کرنے کے خواہشمند ہوں ان کی اطلاع کے لئے یہ اعلان ہے کہ

پلاٹ فروخت کرنے سے پہلے مالک پلاٹ خریدنے والے دوست کے نام صدر مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی ربوہ سے اس کی منظوری لیں۔ نیز یہ شکایت بھی دیکھنے میں آرہی ہے کہ بعض احباب محض کاغذی انتقال خرید کر مشترکہ کھاتے کی بنیاد پر کسی بھی جگہ قبضہ کرلیتے ہیں اور دیگر احباب کی حق تلفی کا باعث ہو رہے ہیں۔ آئندہ ایسی کسی شکایت پر بلا قبضہ کاغذی انتقال خریدنے والے اور کروانے والے اور ایسے معاملات میں سودا کروانے والے پراپرٹی ایجنٹس سب کے خلاف نظام جماعت کے تحت کارروائی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

مکرم شاہد محمود کاہلوں صاحب مربی سلسلہ

ناروے کے انتہائی شمال میں پیغام احمدیت

ناروے کے سترہ صوبوں میں سے انتہائی شمال میں واقع صوبہ Finmark زمین کا شمالی کنارہ ہونے، چھ ماہ کا دن اور چھ ماہ کی رات ہونے، شمالی پول کے قریب نظر آنے والی ناچتی ہوئی روشنیوں، سامی قبائل کی آبادیوں، سمندر میں موجود تیل کے ذخائر، مچھلی کے شکار اور اپنی خوبصورتی کے لحاظ سے مشہور ہے۔

واردو (Vardo)

واردو صوبہ Finmark میں ایک جزیرہ پر واقع ہے۔ اس کی میونسپلٹی کا رقبہ 585 مربع کلومیٹر ہے جو ساتھ کی ایک آبادی Kiberg تک پھیلی ہوئی ہے۔ یہاں کا ٹمپریچر سارا سال اوسطاً 10 ڈگری سے کم رہتا ہے۔ یہاں 24 نومبر سے 22 جنوری تک سورج اپنا چہرہ نہیں دکھاتا اور مکمل طور پر اندھیرا رہتا ہے اور خدا کی قدرت ان دنوں میں کچھ دن ایسے آتے ہیں جب چاند پوری طرح روشن رہتا ہے اور وہ غروب نہیں ہوتا۔ 22 جنوری کے بعد دن کچھ بڑے ہونے شروع ہوتے ہیں اور آہستہ آہستہ اتنے بڑے ہو جاتے ہیں کہ 15 مئی سے 29 جولائی تک سورج چمکتا اور دمکتا رہتا ہے اور یہاں رات نہیں ہوتی۔

اس شہر کی تاریخ بہت دلچسپ ہے۔ ایک بادشاہ Hokon V نے واردو کے مقام پر قلعہ جو 1300 کے قریب تعمیر کیا اور یہ زمین پر سب سے زیادہ شمال میں تعمیر ہونے والا قلعہ ہے جو اس علاقے کی حفاظت کے لئے تعمیر کیا گیا تھا۔ یہ قلعہ آج بھی موجود ہے اور فوجی نوعیت کی تقریبات آج بھی اسی قلعہ میں ادا کی جاتی ہیں۔ اس قلعہ کی تعمیر کے ساتھ ایک چرچ بھی تعمیر کیا گیا۔ واردو (Vardo) کو Finmark میں ایسا پہلا مقام ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے جسے شہر کا درجہ 1789ء میں ملا اور واردو (Vardo) ہی وہ شہر ہے جسے شمالی یورپ میں سمندر کے نیچے تعمیر ہونے والی پہلی سرنگ کے ذریعہ آبادی Kiberg کے ساتھ ملایا گیا۔ سمندر کے نیچے تعمیر ہونے والی یہ سرنگ 2.8 کلومیٹر لمبی ہے اور یہ 1983ء میں مکمل ہوئی۔

واردو (Vardo) میں ایک چھوٹا سا ائیر پورٹ بھی ہے جس پر عموماً چھوٹے جہاز اُترتے ہیں جن میں 35-40 لوگ بیٹھ سکتے ہیں۔ واردو کی اقتصادیات کا دارومدار سیر و سیاحت، مچھلی کا شکار اور بعض دوسری سروسز مہیا کرنے پر ہے۔ البتہ موسم کی شدت، بہت اچھا روزگار مہیا نہ ہونا اور بڑے شہروں کی طرف ہجرت کا رجحان ہونے کی وجہ سے گزشتہ سالوں سے اس کی آبادی میں کمی آرہی ہے اور اس وقت اس کی آبادی 2500 افراد پر مشتمل ہے۔ شہر میں تمام سہولیات زندگی میسر ہیں۔ شہر کے لوگ خوش مزاج اور مہمان نواز ہیں، لوگوں کے آپس کے میل جول کو بڑھانے کیلئے شہر میں ہر سال نئے شفٹ ہو کر آنے والوں کے لئے ایک تقریب کا انعقاد کیا جاتا ہے تا کہ لوگوں کے آپس میں تعارف کو بڑھایا جاسکے۔

واردو (Vardo) میں یورپ اور عیسائیت کی تاریخ کے کچھ تاریک پہلو بھی ہیں جن کو دکھانے کے لئے 2011ء میں ایک یادگار تعمیر ہوئی ہے۔ یہ یادگار اُن لوگوں کی یاد میں تیار کی گئی ہے جنہیں آج سے تقریباً 400 سال قبل جادوگر، جادوگرنیاں یا چڑیلیں قرار دے کر آگ میں جلا دیا گیا تھا اور کہا جاتا تھا کہ ان میں شیطان حلول کر گیا ہے۔ اس یادگار کے ساتھ تعمیر ہونے والی گیلری میں ان لوگوں کے نام اور ان پر چلائے جانے والے مقدمے کی کچھ تفصیل درج ہے اور پھر بتایا گیا ہے کہ ان کو یہاں پر جلا دیا گیا تھا۔ پرانے ملنے والے ریکارڈ کے مطابق 531 مردوں اور 111 عورتوں پر مقدمہ چلایا گیا۔ جن میں سے 77 عورتوں اور 41 مردوں کو یہ سزا دی گئی۔ کسی کے معصوم یا بے گناہ ہونے کا پتا اس کو ہاتھ پاؤں باندھ کر پانی میں پھینک کر لگایا جاتا تھا۔ اگر تو وہ ڈوب گیا تو بے گناہ تصور کیا جائے گا اور اگر بچ گیا تو مجرم جس کی سزا اُس کو جلا کر دی جاتی تھی۔ اور فیصلہ کرنے کے اس طریقہ کو خدا کا فیصلہ قرار دیا جاتا تھا۔ یہ کھیل وقت کا بادشاہ عیسائی پادریوں کے ساتھ مل کر کھیلتا تھا اور ایسے لوگوں کی جائیداد وغیرہ بادشاہ کے لئے ضبط کر لی جاتی تھی۔ ان سزا پانے والوں میں کچھ لوگ بڑی بڑی جائیدادیں رکھنے والے بھی تھے اور کچھ ایسے بھی ہیں جن کا تعلق دوسروں کے گھروں میں کام کرنے والے غریب گھرانوں سے تھا۔

واردو میں پیغام احمدیت

خاکسار اور مکرم محمد باسط قریشی صاحب جو ہمارے ریڈیو احمدیہ کے چلانے والے بھی ہیں نے یہ سفر 15 مئی سے 18 مئی تک اس علاقہ کے لوگوں تک دین حق کی تعلیم پہنچانے کے لئے کیا۔ جہاز سے یہ سفر 2 گھنٹے کا تھا۔ ائیر پورٹ سے شہر میں آنے کے لئے ٹیکسی لی گئی اور یہیں سے اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہوئے اپنے کام کا آغاز ٹیکسی چلانے والی عورت کو حضرت مسیح موعود کے پیغام پر مشتمل پمفلٹ دے کر کیا جسے اس نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ سب سے پہلے شہر کے میئر جناب Lasse Haushom صاحب سے ملاقات کی انہیں قرآن کریم اور بعض دوسری کتب تحفے میں دیں اور اپنے اس شہر میں آنے کا مقصد بیان کیا۔ میئر صاحب سے ملاقات کے بعد لوکل اخبار کے آفس کا رُخ کیا۔ یہاں پر ایک ہی لوکل اخبار ہے جو ہفتہ میں ایک دفعہ شائع ہوتا ہے۔ اس کے مستقل خریداروں کی تعداد 1700 ہے اور اسی اخبار کے کچھ خریدار امریکہ اور سپین وغیرہ میں بھی ہیں۔ اخبار کے ایڈیٹر سے ملاقات کی اور اسے بھی قرآن کریم کا نارویجین ترجمہ اور بعض دوسری کتب پیش کرتے ہوئے اپنے اس شہر میں آنے اور احمدیت کا سٹینڈ لگانے سے متعلق آگاہ کیا اس نے بھی ہمارے سٹینڈ پر آکر تصاویر بنانے اور رپورٹ شائع کرنے کا وعدہ کیا۔ پھر ہم نے گھر گھر پمفلٹ پہنچانے کی مہم کا آغاز کر دیا اور شام تک تقریباً 50 گھروں تک پیغام پہنچانے میں کامیاب ہو گئے۔

اگلے دن صبح چھ بجے سے پھر شہر میں نکل کر پیغام حق پہنچانے کا آغاز کر دیا گیا اور پھر گیارہ بجے سے دوپہر 2 بجے تک شہر کے وسط میں یہ سٹینڈ لگایا گیا اور ہر گزرنے والے کو حضرت مسیح موعود کی آمد پر مشتمل اور دین کی امن کی تعلیم کا پیغام دیا گیا اور مزید دلچسپی لینے والوں کو مزید کتب بھی دی گئیں۔

اس دوران اخبار کے ایڈیٹر محترم Magne Henriksen صاحب خود سٹینڈ پر تشریف لائے اور تصاویر لیں رپورٹ تیار کی۔

ان دنوں میں تقریباً 500 کی تعداد میں پمفلٹ تقسیم ہوا اور پھر اخبار نے اپنی اشاعت میں حضرت مسیح موعود کی تصویر کے ساتھ خبر شائع کی اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ ہمیں اس شہر کی تمام آبادی تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کا موقع مل گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس پیغام کو ان لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بناوے اور جلد انہیں احمدیت کے نور سے منور کر دے۔

اخبار میں رپورٹ

مورخہ 12 جون 2014ء کو OSTHAVET اخبار نے جو واردو (vardo) کا واحد اخبار ہے ہمارے اس دورے کی دو کالم کی رپورٹ شائع کی۔

اخبار نے دو تصاویر کے ساتھ جن میں سے ایک میں ہمیں سٹال پر کھڑے دکھایا گیا تھا اور دوسری میں علاقے کے میئر کو قرآن کریم اور دیگر کتب کا تحفہ دیتے ہوئے دکھایا گیا تھا شہ سرخی لگائی کہ لوگوں اور مذاہب کے درمیان امن کے خواہشمند ہیں۔

درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت دے۔ آمین

☆......☆......☆

ڈاکٹر مہدی علی قمر! میرا دوست

اک پھول تھا، خوشبو تھا، وہ چاہت کا نگر تھا
یہ مہدی علی دنیا کا انمول گوہر تھا

ہر پہلو تھا اس شخص کے جیون کا سنہری
رفتار میں، گفتار میں اِک بادِ سحر تھا

کردار میں تھا پیار کا بہتا ہوا ساغر
اس بزمِ مسیحائی کا وہ نورِ نظر تھا

اخلاص میں، احساس میں اور حسنِ عمل میں
اک گھر تھا جو منڈی[1] کا وقار اور فخر تھا

یاد آئیں گی اے دوست سدا تیری وفائیں
اے مہدی علی تیرا ہر انداز امر تھا

[1] منڈی۔ رحمت بازار کا پرانا نام

عبدالصمد قریشی

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم رفیع رضا قریشی صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی باکمال شخصیت

آپ کا کامیاب اور سنہری دور خلافت اور عظیم الشان کارناموں کا کچھ تذکرہ

آپ نے پوری دنیا میں احمدیت کے پیغام کو پھیلانے میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔آپ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود کے پوتے اور جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ مرزا البشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرزند ارجمند 18 دسمبر 1928ء کو قادیان مشرقی پنجاب انڈیا میں پیدا ہوئے۔بچپن سے ہی آپ خدا تعالیٰ کے عاشق، ذہین، متحرک، چاق و چوبند اور حوصلہ مند تھے۔قادیان میں بزرگ والدین اور رفقاء حضرت اقدس مسیح موعود سے تربیت پاتے ہوئے میٹرک کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور سے ایف ایس سی اور بی اے کا امتحان پرائیویٹ پاس کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ ربوہ میں شاہد کی ڈگری حاصل کی۔بعدازاں مزید اعلیٰ تعلیم کے غرض سے لندن چلے گئے۔تعلیم مکمل کرنے کے بعد ربوہ پاکستان واپس آئے جہاں عظیم ذمہ داریاں آپ کی منتظر تھیں۔جماعت احمدیہ کے مختلف شعبوں میں نمایاں خدمت کی توفیق حاصل کرنے کے بعد 1960ء میں جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر تقریر کا سلسلہ شروع ہوا اور آپ کی ہر تقریر تحقیق، روحانی معارف اور قوت بیان کا شاہکار رہی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی وفات کے بعد 10 جون 1982ء کو آپ جماعت احمدیہ کے امام و خلیفۃ المسیح الرابع منتخب ہوئے اور اسی کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ کے ایک نئے اور برق رفتار دور کا آغاز شروع ہو گیا۔

آپ کے عظیم الشان دور خلافت میں نہایت ایمان افروز حضرت اقدس مسیح موعود کی صداقت کے پہلے سے بڑھ کر نشانات دیکھنے کو ملے۔آپ کے دور خلافت کے عظیم الشان پہلو کا ذکر اختصار کے ساتھ تحریر ہے۔

آپ کے تاریخی کارناموں میں عالمی بیعت کا آغاز خدائی بشارتوں اور فضلوں کے تحت 1993ء میں شروع ہوا۔جس کے ذریعے سے لاکھوں نفوس نے آپ کے بابرکت ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔

اس طرح حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مسیح موعود و مہدی معہود کا یہ الہام بھی نہایت شان سے پورا ہوتا نظر آیا۔"ہر قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی"۔

اپریل 1984ء میں ایک ظالمانہ آرڈیننس کے ذریعے سے جماعت احمدیہ پر مختلف قسم کی پابندیاں عائد کر دی گئیں اور آپ کو پاکستان وطن عزیز میں رہتے ہوئے خلافت کے فرائض کو ادا کرنا ناممکن ہو گیا تو آپ نے خدائی فیصلوں اور اس کے فضلوں کے سایہ تلے سفر ہجرت اختیار کیا اور لندن میں قیام پذیر ہوئے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے اور جو شخص بھی اللہ کی راہ میں ہجرت کرے گا۔وہ ملک میں حفاظت کی بہت سی جگہیں اور فراخی کے سامان پائے گا اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی طرف اپنے گھر سے ہجرت کر کے نکلے اور پھر اسے موت آجائے (سمجھو کہ) اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہو چکا اور اللہ بہت ہی بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

آپ کا سفر ہجرت جماعت کی ترقی و مضبوطی کے ساتھ ساتھ ہر فرد جماعت کے لئے بے پناہ برکتیں اور فضل لے کر آیا۔خلافت رابعہ کا عظیم الشان کارنامہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کا قیام ہے۔جس کے ذریعے سے احمدیت کو پوری دنیا میں بے پناہ مقبولیت ملی۔عالمگیر جلسے شروع ہو گئے۔آپ خود اس میں تشریف رکھتے اور جلسہ سالانہ کی کارروائی تین دن تک متواتر براہ راست ساری دنیا میں ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر نشر کی جاتی۔اس سیٹلائٹ نے پوری دنیا بالخصوص اہل عرب کو حیرت میں ڈال دیا۔

آپ کے دور خلافت کا عظیم الشان علمی و روحانی کارنامہ آپ کا ترجمہ قرآن ہے Revelation Rationality کے علاوہ ایمان افروز کتب تصنیف فرمائیں اور مختلف مواقع پر روح پرور نظمیں بھی ارشاد فرمائیں۔

آپ کے دور خلافت میں آپ کی شخصیت افراد جماعت کے علاوہ غیر از جماعت احباب میں بے حد مقبول ہوئی۔بڑے بڑے عالمی لیڈروں نے آپ سے فیض پایا۔میئروں نے اپنے اپنے شہروں کی کنجیاں آپ کو پیش کیں۔بادشاہوں نے آپ کے ذریعے سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کپڑوں کا تبرک حاصل کیا اور الہام "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" آپ کے دور خلافت میں کئی مرتبہ پورا ہوتے ہوئے افراد جماعت اور غیر از جماعت احباب نے براہ راست ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر دیکھا۔آپ کے عظیم الشان دور خلافت میں احمدیت کا مورال دنیا میں بلند ہوا۔ملکوں کے سربراہوں نے احمدی معاشرہ کی بے حد تعریف کی اور اپنے ملک میں احمدیت کا دائرہ وسیع ہونا باعث فخر سمجھا۔

آپ کے دور خلافت میں نظام جماعت اور افراد جماعت کو نہایت ابتلاؤں سے گزرنا پڑا۔وہ تاریخ کا لازوال باب ہے۔بالخصوص جماعت کے خلاف آرڈیننس کے بعد بیوت الذکر سے کلمہ کا مٹایا جانا۔مظلوم احمدیوں کو کلمہ پڑھنے کے جرم میں گرفتار کر کے سزائیں دینا، قتل کے جھوٹے مقدمے بنا کر جیل بھیجنا اور پھانسی گھاٹ تک لے جانا اور اس طرح احمدیوں کا راہ مولیٰ میں قربانیاں کرنا بھی آپ کے دور خلافت کا حصہ ہے۔آپ نے نہایت صبر و تحمل اور دعاؤں کے ساتھ یہ دور گزارا اور فرد جماعت اور اہل وطن کو نصیحت کرتے رہے کہ صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا۔

آپ کے دور خلافت کا عظیم الشان کارنامہ شفا بھی ہے۔جس کے ذریعے سے مشرق و مغرب میں آپ کے ہومیو پیتھک لیکچرز سے استفادہ کے لئے ایم ٹی اے انٹرنیشنل نے نمایاں کوریج دکھائی جس سے گھر گھر افراد جماعت اور غیر از جماعت احباب نے بھرپور فائدہ اٹھایا۔

آپ کے دور خلافت میں احمدیت کے لئے ترقی کی نئی نئی شاہراہیں کھلیں۔دنیا بھر کے 175 ممالک میں احمدیت کے پیغام کے ساتھ 985 نئے مشن ہاؤس قائم ہوئے۔56 زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم شائع ہوئے اور سو سے زائد زبانوں میں منتخب تراجم کروائے گئے۔آپ کے ذریعے 305 گھنٹے کی کلاسز کے ذریعے MTA پر ترجمۃ القرآن کا دور مکمل ہوا۔بیرون ممالک میں 13065 نئی بیوت کی تعمیر۔منفرد انداز میں عالمی بیعت اور سجدہ تشکر، وقف نو کی بابرکت تحریک، ایم ٹی اے انٹرنیشنل کا اجراء، احمدیت کی تعداد لاکھوں سے بڑھ کر کروڑوں تک پہنچ جانا آپ کے دور خلافت کے مبارک اعزازات ہیں۔

آپ نے اپنے پیچھے جسمانی اولاد کے علاوہ کروڑوں کی تعداد میں روحانی اولاد چھوڑی ہے۔آپ کی تصویر اور آواز کی ہزاروں کیسٹس، وڈیو اور آڈیو کی صورت میں ہر فرد جماعت اور غیر از احباب جماعت کے لئے مشعل راہ کا کام دیتی رہیں گی۔

آپ کی خواہش موت بھی ایسی تھی کہ یہ "باکمال شخص" ایسے آسمانی آقا کی طرف گیا کہ ندا آئی۔

اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ آ اس حال میں کہ تو (اسے) پسند کرنے والا بھی ہے اور اس کا پسندیدہ بھی۔پھر تیرا رب تجھے کہتا ہے کہ میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے نیک کاموں کو رہتی دنیا تک زندہ و تابندہ رکھے۔آپ پر بیشمار رحمتیں نازل فرمائے۔کروڑوں دکھے ہوئے دلوں سے اپنے جدا ہونے والے محبوب امام کے لئے ایسی پرخلوص اور پرزور دعائیں بلند ہو رہی ہیں جو ہمیشہ آپ کے لئے بلندی درجات اور پیش از پیش روحانی تسکین کا موجب بنتی رہیں گی۔

عربی زبان کے خدائی علم کا دعویٰ

عربی زبان میں دعوت مقابلہ اور حضرت مسیح موعود کو خدا تعالیٰ کی طرف سے عربی زبان اور علوم سکھائے جانے کے بارہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے اپنی تصنیف سلسلہ احمدیہ میں جو کچھ فرمایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:

حضرت مسیح موعود نے اپنی ابتدائی عمر میں بعض پرائیویٹ استادوں سے عربی کا علم سیکھا تھا مگر یہ تعلیم محض ایک ابتدائی رنگ رکھتی تھی اور مروّجہ تعلیم کے مرحلہ سے متجاوز نہیں تھی اور پنجاب و ہندوستان میں ہزاروں علماء ایسے موجود تھے جو کتابی علم میں آپ سے بہت آگے تھے۔لیکن جب خدا تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا تو قرآنی علوم سے آپ کو مالا مال کر دیا اور اسے خارق عادت رنگ میں عربی کا علم بھی عطا فرما دیا۔

چنانچہ سب سے پہلے آپ نے 1893ء میں علماء کو دعوت دی کہ وہ آپ کے سامنے آکر عربی نویسی میں مقابلہ کر لیں۔اس کے کچھ عرصہ بعد آپ نے یہ بھی اعلان کیا کہ مجھے خدا کی طرف سے ایک رات میں عربی کا چالیس ہزار مادہ سکھایا گیا ہے۔اور خدا نے مجھے عربی میں ایسی کامل قدرت عطا فرمائی ہے کہ اس کے مقابلہ میں کوئی دوسرا شخص نہیں ٹھہر سکتا خواہ وہ ہندی ہو یا مصری یا شامی۔آپ نے بڑی تحدی کے ساتھ اور بار بار اپنے دعویٰ کو پیش کیا اور آخر عمر تک دہراتے رہے لیکن کسی کو آپ کے مقابلہ کی جرأت نہ ہوئی۔

بعدازاں آپ نے یہ بھی لکھا کہ اگر کوئی ایک فرد مقابلہ کی جرأت نہیں کر سکتا تو میری طرف سے اجازت ہے کہ سب مل کر میرے مقابل پر آؤ اور میری جیسی فصیح و بلیغ اور معارف سے پُر عربی لکھ کر دکھاؤ، مگر کوئی بھی مقابل پر نہ آیا۔آپ نے اس چیلنج کو صرف ہندوستانی علماء تک ہی محدود نہ رکھا بلکہ اسے عربوں اور مصریوں اور شامیوں تک وسیع کر دیا۔اور نثر و نظم، مسجع و غیر مسجع اور مقفّی و غیر مقفّی فصیح و بلیغ عربی زبان میں کتابیں لکھیں اور ادب کے ہر میدان میں اپنے گھوڑے دوڑائے اور شاہسواری کا حق ادا کر دیا۔

(ماخوذ از سلسلہ احمدیہ صفحہ 56 تا 58)

☆.........☆.........☆

مکرم عبدالشکور اسلم صاحب

رفیق حضرت مسیح موعود

حضرت خدا بخش صاحب المعروف مومن جی

میرے والد صاحب کا نام حضرت خدا بخش تھا، مگر اپنی سادگی بزرگی اور نیکی کی بنا پر وہ مومن جی کہلاتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بھی ہمیشہ آپ کو مومن جی کے نام سے یاد کرتے تھے۔

والد صاحب کی پیدائش 1885ء یا اس سے کچھ قبل پٹیالہ میں ہوئی، والد صاحب بتلاتے ہیں کہ ان کی والدہ انتہائی مشرکانہ خیال رکھتی تھیں، پیروں فقیروں کے پاس جاتی تھیں اور قبر پرست بھی تھیں۔ ان کے ہاں کئی لڑکے پیدا ہوئے جو تمام چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے۔ جب ان کا بڑا بھائی پیدا ہوا تو کسی نیک بزرگ کے مشورہ سے انہوں نے اس کو مسجد میں ڈال دیا اور یہ عہد کیا کہ آئندہ وہ شرک نہیں کریں گی اور اس کا نام ''مسیتا'' رکھا گیا۔ اس کے بعد والد صاحب کی پیدائش ہوئی۔ جب ان کی عمر دو اڑھائی سال کی تھی تو آپ کی والدہ فوت ہو گئیں اور ان کی پھوپھی انہیں اپنے گھر لے آئیں۔ ان کی پھوپھی توحید پرست تہجد گزار اور صالحہ خاتون تھیں، انہی کی نیک صحبت کے زیر اثر آپ کی تربیت ہوئی اور انہی کی دعاؤں کے نتیجہ میں آپ کو احمدیت قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا۔

جب والد صاحب چھ سات سال کے تھے تو ان کی پھوپھی نے ان کو ایک خواب سنایا کہ مکہ معظّمہ اور مدینہ لاہور اور امرتسر کے قریب آ گئے ہیں اور انہوں نے خواب میں آپ کو کچھ پیسے بھی دیئے کہ وہ حج کر آئیں۔

میرے والد صاحب یہ بتاتے تھے کہ ان کی پھوپھی کا یہ خواب بھی مسیح موعود کی شناخت کا موجب بنا۔

جب حضرت مسیح موعود نے 1891ء میں اغلباً دہلی کا سفر اختیار فرمایا اور واپسی پر چند روز کے لئے پٹیالہ میں قیام فرمایا۔ اس وقت پٹیالہ کے وزیر محمد حسین صاحب نے حضور کو چائے پر مدعو کیا تو اس وقت والد صاحب کو حضور کے سامنے چائے اور خشک میوہ جات رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی، شہر کے مفتی مولوی محمد اسحاق کچھ لوگوں کے ساتھ کوٹھی کے برآمدہ میں پہنچ گئے اور وزیر صاحب سے یہ کہا کہ وہ مرزا صاحب سے مناظرہ کرنے کے لئے آئے ہیں۔ وزیر صاحب نے انہیں واپس بھجوا دیا بعد میں وزیر صاحب نے حضور اقدس کو یہ بات بتلائی تو آپ نے فرمایا کہ میں مناظرہ کرنے نہیں آیا بلکہ اصلاح کرنے آیا ہوں۔ حضرت مسیح موعود کے اس سفر کا تاریخ احمدیت میں تفصیل سے ذکر موجود ہے اور اس میں یہ بھی درج ہے کہ اس موقع پر مولوی محمد اسحاق صاحب سے وفات مسیح پر بھی آپ کی گفتگو ہوئی۔ چونکہ پٹیالہ میں آپ نے کئی روز تک قیام فرمایا تھا اس لئے بہت ممکن ہے کہ یہ گفتگو کسی اور موقع پر ہوئی ہو۔ میرے والد صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت اقدس کا نورانی چہرہ میرے دل و دماغ میں سرایت کر گیا اور مجھے یہ یقین ہو گیا کہ یہ وجود خدا تعالیٰ کا برگزیدہ ہے۔ اسی تاثر کی وجہ سے والد صاحب نے پختہ ارادہ کر لیا کہ آپ حضرت مسیح موعود کی بیعت کر لیں گے۔ چنانچہ جب حضور دوسری دفعہ پٹیالہ تشریف لے گئے اور مولوی فضل کریم صاحب کے گھر قیام فرمایا تو والد صاحب بیعت کی غرض سے مولوی صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ مگر حضرت اقدس واپس تشریف لے جا چکے تھے اور اس لئے بیعت نہ کر سکے۔

مولوی فضل کریم صاحب نے والد صاحب کو یہ بتلایا کہ انہوں نے حضور سے دعا کے لئے عرض کیا کیونکہ ان کے ہاں کوئی اولاد نہیں تھی۔ حضور اقدس نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور فرمایا کہ آپ کے ہاں ضرور اولاد ہو گی۔ والد صاحب نے یہ بتلایا کہ مولوی صاحب کافی بوڑھے تھے مگر حضور کی دعا کے نتیجہ میں ان کے ہاں ایک بیٹا اور ایک بیٹی پیدا ہوئے۔

والد صاحب کے بیان کے مطابق انہوں نے 1900ء میں بذریعہ خط حضور کی بیعت کر لی۔ اس کے بعد 1903ء میں حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب، میاں محمد افضل صاحب اور والد صاحب قادیان تشریف لے گئے اور دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ حضرت حشمت اللہ صاحب کو بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ذاتی طبیب ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت ڈاکٹر صاحب، محمد افضل صاحب اور والد صاحب آپس میں بہت گہرے دوست تھے اور ڈاکٹر صاحب کے ساتھ تو والد صاحب کی رشتہ داری بھی تھی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ تینوں دوستوں کو ربوہ قصر خلافت میں مدعو کیا اور چھت پر آپ تینوں کا گروپ فوٹو بھی کھینچا جو خاکسار کے پاس موجود ہے۔

میرے والد صاحب بتلاتے ہیں کہ وہ اپنے والد کرم بخش صاحب کو اکثر دعوت الی اللہ کرتے تھے اور درثمین سے شعر سنایا کرتے تھے، جس کی وجہ سے والد صاحب احمدیت سے بہت متاثر ہو گئے۔ مگر ایک شخص عبداللہ خان جوان کے حقے کا دوست تھا اس نے مختلف باتیں کر کے انہیں احمدیت سے بدظن کر دیا۔ نتیجۃً ان کے دل میں سلسلہ سے سخت دشمنی پیدا ہو گئی۔

ایک دفعہ والد صاحب بیمار ہوئے تو ان کے والد یعنی میرے دادا انہیں پٹیالہ کے مشہور پیر سائیں شاہ جمال کے پاس لے گئے۔ پیر صاحب نے کہا کہ اگر تم احمدیت سے توبہ کرو گے تو بچ جاؤ گے وگرنہ موت تمہارے سر پر کھڑی ہے۔ جس پر والد صاحب نے اس سے عرض کی کہ ...... ''میں نے ایک صداقت کو قبول کیا ہے، میں اسے کیسے چھوڑ سکتا ہوں، مجھے موت سے ڈرانے کی بجائے قرآن مجید کی رو سے میرے ساتھ تبادلہ خیال کریں۔ اگر قرآن مجید مرزا صاحب کے حق میں گواہی دیتا ہے تو میں انہیں کیسے چھوڑ سکتا ہوں۔''

جب انہیں پیر صاحب سے مایوسی ہوئی تو انہوں نے شہر کے مفتی مولوی محمد اسحاق صاحب کو اور پیر جمال شاہ صاحب کو اپنے گھر کھانے پر مدعو کیا اور ساتھ ہی پیر صاحب سے درخواست کی کہ میرے والد صاحب کو سمجھائیں۔ مفتی صاحب نے کہا کہ بیٹے تم نے مرزا صاحب کا کیا دیکھا کہ آپ نے مرزا صاحب کی بیعت کی۔ اس پر والد صاحب نے جواب دیا کہ ...... ''دیکھنے والے ایمان نہیں لاتے بلکہ ایمان لانے والے سب کچھ دیکھ لیتے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے کچھ اور اعتراض کئے جن کے جواب سننے کے بعد پیر صاحب غصے میں آ گئے اور والد صاحب کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے کہ یہ شخص بے ادب اور انتہائی گستاخ ہے۔ اس پر میرے دادا انتہائی غصہ میں آ گئے اور کلہاڑا اٹھا کر والد صاحب کو دے مارا۔

ایک ہندو جو اس مجلس میں موجود تھا اس نے فوراً آگے بڑھ کر وار کو روک دیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے میرے والد صاحب کو ان کے وار سے محفوظ رکھا۔ مگر اس گناہ کی پاداش میں والد صاحب کو گھر سے نکال دیا۔ انہوں نے رات بٹالہ کے سٹیشن پر گزاری اور علی الصبح قادیان جانے کے لئے گاڑی پر سوار ہو گئے۔ اتفاقاً اسی گاڑی میں پیر صاحب بھی سوار تھے۔ انہوں نے والد صاحب کو سمجھایا کہ قادیان نہ جاؤ، میں مرزا صاحب کو بزرگ مانتا ہوں۔ مگر والد صاحب نے قادیان پہنچ کر حضور اقدس کو تمام واقعہ روتے ہوئے سنایا۔ حضور بہت خوش ہوئے اور فرمایا آپ نے اچھے جواب دیئے۔

اسی طرح والد صاحب نے یہ بتلایا کہ ایک موقعہ پر جب حضور دہلی سے قادیان تشریف لا رہے تھے اور اس دوران لدھیانہ میں آپ کا قیام تھا تو والد صاحب اور دوسرے احباب کو حضور سے شرف ملاقات حاصل ہوا۔ جب حضور کو علم ہوا کہ ہم سب روزہ دار ہیں تو حضور نے فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا منع ہے۔ اس پر والد صاحب نے عرض کیا کہ اب تو روزہ افطار کرنے میں تھوڑا سا وقت ہے تو حضور نے فرمایا کہ تم خدا کو زبردستی راضی کرنا چاہتے ہو۔ اس پر ہم سب نے اسی وقت مٹی کے آب خورے سے پانی پی کر روزے افطار کر لئے۔ اگلے روز حضور نے کئی گھنٹے لگاتار تقریر فرمائی اور روزہ کی فلاسفی بیان فرمائی اور تقریر کے دوران آپ نے چائے نوش فرمائی جس پر مولوی سعد اللہ کی قیادت میں شرپسند لوگوں نے شور مچانا شروع کر دیا اور پتھراؤ شروع کر دیا۔ اگلے روز حضرت اقدس لدھیانہ سے امرتسر کے لئے روانہ ہوئے اور والد صاحب کو حضور کے ہمراہ اسی ڈبے میں لدھیانہ سے امرتسر جانے کا شرف حاصل ہوا۔ امرتسر میں جو واقعہ پیش آیا اس کے تفصیل کتابوں میں موجود ہے۔

والد صاحب نے بتلایا کہ پٹیالہ میں ایک مولوی کرامت اللہ صاحب محلے کی مسجد میں عصر کی نماز کے بعد درس دیا کرتے تھے، درس کے بعد انہوں نے حضور کے خلاف اشتعال انگیز باتیں کرنا شروع کیں۔ میرے والد صاحب نے مناسب جواب دیئے۔ مگر وہ اشتعال انگیزی اور گالیوں پر اتر آئے اور ہر جمعرات کو درس کے دوران حضور اقدس کو گالیاں دینا ان کا شیوہ بن گیا۔ والد صاحب کو ازحد تکلیف ہوئی، آپ نے حضور کی خدمت میں خط لکھا۔ حضور نے انجام آتھم کتاب بھجوائی اور لکھا کہ اس کتاب کے فلاں صفحات مولوی صاحب کو پڑھ کر سنا دو، اگر نہ سنیں تو انہیں کہیں کہ خود پڑھ لیں۔ اگر خود پڑھنے سے بھی انکار کریں تو کتاب ان کے پاس رکھ کر آ جائیں۔ اگلی جمعرات نہ وہ سننے کو تیار ہوئے اور نہ خود پڑھنے کو، والد صاحب کتاب رکھ کر آ گئے۔

والد صاحب بتلاتے ہیں کہ ایک ماہ نہ گزرا تھا کہ مولوی صاحب پاگل ہو گئے، دیوانہ پن میں ننگے پھرتے، گندی نالیوں کا پانی پیتے۔ آخر ان کے رشتہ داروں نے ان کو زنجیروں میں جکڑ دیا۔ والد صاحب کہتے ہیں کہ ایک دن انہوں نے دیوار پر سے جھانکا تو ان کی نظر ان پر پڑ گئی تو وہ اونچی آواز میں بولے ...... ''او مرزائی! تو نے مجھ کو پاگل کر دیا ابھی بھی تجھے چین نہیں آیا'' گویا پاگل پن میں بھی اس کا ضمیر جاگ اٹھا اور اس نے حقیقت کا اعتراف کر دیا ......فاعتبروا یا اولی الابصار۔

والد صاحب نے بتلایا کہ آخری دنوں میں ان کے والد صاحب ان کے پاس آ گئے۔ کچھ عرصہ بیمار ہوئے۔ وفات سے چند روز قبل انہوں نے معافی مانگی اور کہا کہ میں نے تم پر ناجائز زیادتی کی۔ والد صاحب نے جب وجہ پوچھی تو انہوں نے بتلایا کہ انہوں نے خواب دیکھا کہ آسمان پر دو چاند ظاہر ہوئے، ایک بہت بڑا اور دوسرا نسبتاً چھوٹا۔ وہ خواب میں لوگوں سے پوچھتے ہیں تو ان کو بتلایا جاتا ہے کہ بڑا چاند مکہ کی طرف ہے اور چھوٹا چاند قادیان میں نکلا ہے جہاں امام مہدی مبعوث ہوئے ہیں۔ اس پر والد صاحب نے عرض کی کہ بیعت کر لیں مگر انہوں نے معذوری کا اظہار کیا، اس واقعے کے چند دن بعد ان کی وفات ہو گئی۔

والد صاحب بتلاتے ہیں کہ حضرت ام طاہر کی وفات کا انہیں بہت دکھ ہوا اور اکثر ان کی بلندی

درجات کے لئے دعا کرتا ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا سا چبوترا ہے جس پر خوبصورت سا کپڑا بچھا ہوا ہے، اس پر حضرت رابعہ بصری تشریف فرما ہیں اور گاؤ تکیہ کا سہارا لئے دعا کررہی ہیں۔ کچھ لوگ پیچھے کھڑے ہیں جو کسی کو ان کے پاس جانے نہیں دیتے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور مجھے اجازت مل جائے گی، اشارے سے اجازت ملنے پر میں ان کے پاس گیا تو فرمانے لگیں کہ میں محمود کے لئے دعا کررہی ہوں۔ میں نے عرض کیا کہ حضور آپا مریم کو بھی دعا میں شامل کرلیں۔ آپ نے فرمایا ہاں ہاں میں ان کے لئے بھی دعا کررہی ہوں میرے ساتھ دعا میں شامل ہوجاؤ، چنانچہ میں نے بھی دعا شروع کردی اور اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

میری والدہ خوشاب کی رہنے والی تھیں اور ان کے والد صاحب یعنی میرے نانا بھی حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے، اچانک ان کی وفات ہوگئی۔ ان کے بھائی ابھی چھوٹی عمر کے تھے۔ رشتہ داروں نے میری والدہ کی شادی غیر احمدی خاندان میں کرنے کی کوشش کی تو خوشاب کی جماعت نے والدہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں بھجوادیا۔ ان دنوں میرے والد صاحب بھی قادیان آئے ہوئے تھے۔ حضرت مصلح موعود نے والدہ کی شادی میرے والد صاحب سے کروا دی، حضور نے نہ صرف نکاح پڑھوایا بلکہ ولی بھی خود ہی بنے۔ آپ نے پٹیالہ کی ساری جائیداد کو خیر باد کہہ دیا اور قادیان میں مستقل رہائش اختیار کرلی۔

حضرت مصلح موعود کو عطریات کا بہت شوق تھا اور حضور بنفس نفیس انہیں تیار کرتے تھے۔ حضور نے پرفیومری کمپنی کا کام اور اس کی خرید و فروخت آپ کے سپرد کردی، ربوہ میں کافی عرصہ یہ دکان چلتی رہی۔ حضرت مصلح موعود کے بیٹے ڈاکٹر منور احمد صاحب اس کی نگرانی کرتے رہے۔ حضور کے بیمار ہونے کے بعد یہ دکان بند کردی گئی۔ والد صاحب کی 1967ء میں وفات ہوئی۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین

میرے ایک خط کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا خط موصول ہوا۔ جس میں انہوں نے میرے والد صاحب کے بارے میں لکھا کہ:

''حضرت مومن جی سے مجھے بچپن ہی سے بہت پیار رہا ہے، سچائی اور پاکیزگی اور خلوص و سادگی کا ایسا مجسمہ تھے کہ ایسے لوگ کم کم دیکھنے میں آتے ہیں۔ بچپن میں وہ بڑے پیار سے رنگا رنگ کے لٹو بنا کر دیا کرتے تھے، لٹوؤں سے بڑھ کر ان کی آنکھوں کا وہ پیار میرا دل لبھاتا تھا جس کے پس منظر میں حضرت مسیح موعود کا عشق موجزن ہوتا، بس یہی وجہ تھی کہ ان کا پیار ہم چھوٹے چھوٹے بے حیثیت بچوں کی راہ میں بھی آنکھیں بچھاتا تھا، اب میں سوچتا ہوں کہ وہ خود بھی تو حضرت اقدس مسیح موعود کے ہاتھ کا گھڑا ہوا ایک لٹو ہی تھے جو عمر بھر والہانہ اور عاشقانہ آپ کے گرد گھومتا رہا۔''

اولاد

آپ کی تین بیٹیاں امۃ الوہاب، امۃ الرحمٰن طیبہ اور امۃ المومن مومنہ تھیں۔ جو وفات پاچکی ہیں۔ یہ تینوں بیٹیاں جامعہ نصرت سکول میں بطور معلّمہ کام کرتی رہیں۔ آپ کے چار بیٹے عبدالشکور اسلم (خاکسار) عبدالوہاب، عبدالسمیع اور شہاب خان میں سے عبدالسمیع وفات پاچکے ہیں اور باقی تینوں بقید حیات ہیں۔ اسی طرح آپ کے 5 نواسے اور 3 نواسیاں تھیں۔ جن میں سے دو نواسے وفات پاچکے ہیں۔ ان کی اولادوں میں اس وقت 8 پڑنواسے اور دس پڑنواسیاں موجود تھیں۔

اسی طرح آپ کے نو پوتے اور سات پوتیاں ہیں اور ان سے بھی 8 پڑپوتے اور 12 پڑپوتیاں ہیں۔

یہ تمام خاندان پاکستان کے علاوہ یورپ، سویڈن اور جرمنی کے مختلف ممالک میں آباد ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیم یافتہ اور اکثر بچے جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ہیں اور کئی ایک بچے وقف نو میں شامل ہیں۔ قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام کو احمدیت سے وابستہ رکھے، خادم دین بنائے اور دینی اور دنیوی نعمتوں سے نوازے۔

بعثت کی غرض

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''اور خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے کہ ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو ان درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے۔ اس سے ان کو پاک صاف کردوں اور خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے کہ میں اس نور کو جو (دین) میں ملتا ہے ان کو جو حقیقت کے جویاں ہیں دکھاؤں''۔ (ملفوظات جلد اول ص38)

''اس تاریکی کے زمانہ کا نور میں ہی ہوں۔ جو شخص میری پیروی کرتا ہے وہ ان گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں۔

(مسیح ہندوستان میں۔ روحانی خزائن جلد 15 ص13)

''اس چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ نے مجھے مامور کرکے بھیجا تا کہ میں اندرونی طور پر جو غلطیاں (-) میں پیدا ہوگئی ہیں۔ ان کو دور کروں اور (-) کی حقانیت دنیا پر ظاہر کروں اور بیرونی طور پر جو اعتراضات (-) پر کئے جاتے ہیں۔ ان کا جواب دوں اور دوسرے مذاہب باطلہ کی حقیقت کھول کر دکھاؤں''۔

(ملفوظات جلد اول ص221)

''خدا تعالیٰ نے مجھے اس لئے بھیجا ہے کہ تا میں اس زمانہ کے اوہام دور کروں اور ٹھوکر سے بچاؤں اور مجھے اس نے توفیق عنایت کی ہے''۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 ص269)

''خدا تعالیٰ نے اس زمانہ کو تاریخ اور دنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں غرق دیکھ کر اور ایمان اور صدق اور تقویٰ اور راستبازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کرکے مجھے بھیجا ہے کہ تا وہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرکے اور تا (-) کو ان لوگوں کے حملہ سے بچائے جو فلسفیت اور نیچریت اور اباحت اور شرک اور دہریت کے لباس میں اس الٰہی باغ کو کچھ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں''۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 ص251)

''(-) کے ضعف اور غربت اور تنہائی کے وقت میں خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کرکے بھیجا ہے تا میں ایسے وقت میں جو اکثر لوگ عقل کی بداستعمالی سے ضلالت کی راہیں پھیلا رہے ہیں اور روحانی امور سے رشتۂ مناسبت بالکل کھو بیٹھے ہیں (-) تعلیم کی روشنی ظاہر کروں''۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص514)

''مسیح کا آنا اس لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر کیا گیا کہ تا تمام قوموں پر دین (-) کی سچائی کی حجت پوری کرے تا دنیا کی ساری قوموں پر خدا تعالیٰ کا الزام وارد ہوجائے اس کی طرف اشارہ ہے کہ جو کہا گیا ہے کہ مسیح کے دم سے کافر مریں گے یعنی دلائل بینہ اور براہین قاطعہ کی رو سے وہ ہلاک ہوجائیں گے۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص131)

''اس حکیم و قدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا اور دنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعت (-) کو منقسم کردیا۔ چنانچہ منجملہ ان شاخوں کے ایک شاخ تالیف و تصنیف کا سلسلہ ہے جس کا اہتمام اس عاجز کے سپرد کیا گیا ہے اور وہ معارف و دقائق سکھلائے گئے جو انسان کی طاقت سے نہیں بلکہ صرف خدا تعالیٰ کی طاقت سے معلوم ہوسکتے ہیں اور انسانی تکلف سے نہیں بلکہ روح القدس کی تعلیم سے مشکلات حل کردیے گئے''۔

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 12,11)

صلح کا پیغام ڈالا گیا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

یقتل فی سبیل اللّٰہ سے مراد لڑائی اور جنگ ہوتی ہے۔ لڑائی اور جنگ ہی میں صلح ہوتی ہے۔ خدا نے آپ کو پیغام صلح دینے کے بعد اٹھایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب جنگ کا خاتمہ ہونے کو ہے کیونکہ اب صلح کا پیغام ڈالا گیا ہے۔ مگر خدا کی حکمت اس میں یہی تھی کہ آپ کو حالت جنگ ہی میں بلا لے تا آپ کا اجر جہاد فی سبیل اللہ کا جاری اور آپ کو رتبہ شہادت عطا کیا جاوے۔ یہی وجہ ہے کہ عملی طور پر اس صلح کی کارروائی کے انجام پذیر ہونے سے پہلے جبکہ ابھی زمانہ، زمانہ جنگ ہی کہلاتا تھا اٹھالیا۔

عجیب بات یہ ہے کہ آپ نے اس سے کئی سال پہلے ایک دفعہ کل شہر کو بلا کر شیخ میراں بخش کی کوٹھی میں جو کہ عین شہر کے وسط میں واقع ہے ایک فیصلہ سنایا اور اس کا نام آپ نے فیصلہ آسمانی رکھا۔ عزیز عبدالکریم مرحوم کو کچھ تو اس خیال سے کہ ان کی آواز اونچی اور دلربا بھی تھی، شاید ان کو خود ان کی اپنی آواز پر بھی کچھ خیال ہوگا اور کچھ اس جوش سے جو عموماً ایسے موقعوں پر ہوا کرتا تھا اس امر کی درخواست کی کہ میں یہ مضمون سناؤں۔ مگر آپ نے بڑے جوش اور غضب سے کہا کہ اس مضمون کا سنانا بھی میرا ہی فرض ہے۔ غرض ہزاروں ہزار مخلوق کے مجمع میں ایک مضمون آپ نے بیان کیا اور آپ نے دعاوی کو لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ پھر اس کے بعد دوسرے موقع جلسہ اعظم مذاہب میں آپ کے بے نظیر اور پُر حقائق لیکچر کے سنائے جانے سے دنیا پر حجت قائم ہوگئی۔ پھر آپ نے میلہ رام کے مکان پر ایک پُر زور لیکچر تحریری اور تقریری دیا۔

پھر اس کے بعد آپ نے ہم لوگوں کو حکم دیا کہ آریہ قوم پر بھی حجت قائم کردی جاوے اور اس غرض کے پورا کرنے کے واسطے آپ نے ایک مضمون دیا جو کہ شہادت کے طور پر سنایا گیا اور جس میں آپ کا حقیقی مذہب اور سچا اعتقاد، دلی آرزو، سچی تڑپ اور خواہش تھی۔ وہ دے کر ہمیں بھیجا اور ہمارے آنے جانے کے کثیر اخراجات کو برداشت کیا۔ غرض اس طرح سے بھی آپ نے لاہور جیسے دارالحکومت میں لوگوں پر اپنی حجت ملزمہ قائم کردی۔ پھر اس کے بعد آخری سفر میں بھی تمام امراء کو دعوت دے کر ان کو اپنے دعاوی، دلائل، اعتقاد اور مذہب پہنچادیا۔

آپ نے اپنے پیغام (-) کو جس شان اور دھوم سے دارالسلطنت میں بار بار پہنچایا، میں نہیں سمجھ سکتا کہ اب بھی کوئی یہ کہہ دے کہ آپ جس کام کے واسطے آئے تھے وہ ابھی پورا نہیں ہوا یا ناتمام رہ گیا۔ اب آخر کار اس گرمی کے موسم میں حالت سفر میں اور جنگ میں آپ نے پیغام صلح دیا۔ مگر قبل اس کے کہ وہ صلح اپنا عملی رنگ پکڑے خدا نے آپ کو اٹھالیا تا آپ حالت جنگ میں وفات پانے کا غیر منقطع اجر پاویں۔

(خطبات نور ص350,349)

☆……☆……☆

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب

مغربی معاشرہ اور بائبل میں عورت کی حیثیت

اسلام سے قبل عرب تہذیب وتمدن میں عورت بحیثیت خود ایک بدنامی کا داغ تھی۔ جسے زندہ درگور کرنا فخر سمجھا جاتا تھا۔ قرآنِ کریم نے اس کا نقشہ یوں کھینچا ہے۔

وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم...... (النمل 60-59)

ترجمہ: اور جب ان میں سے کسی کو لڑکی کی بشارت دی جائے تو اس کا چہرہ غم سے سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ اسے ضبط کرنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے۔ وہ لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اس خبر کی تکلیف کی وجہ سے جس کی بشارت اسے دی گئی۔ کیا وہ رسوائی کے باوجود اللہ کے اس احسان کو روک رکھے یا اسے مٹی میں گاڑ دے۔ خبردار بہت ہی برا ہے جو وہ فیصلہ کرتے ہیں۔

عرب تہذیب وتمدن میں عورت حیوانوں اور دیگر دنیاوی سامان کی طرح ورثہ میں منتقل ہوتی تھی۔ گویا کہ خود میراث تھی جسے ورثہ ملنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ عورت بدکاری کا آلہ سمجھی جاتی تھی۔ بلکہ عرب شعراء عورتوں کے ساتھ اپنی بے حیائی کی باتوں کو فخریہ پیش کرتے تھے۔ یہاں پر ان بے حیائیوں اور کجرویوں کو احاطہ تحریر میں نہیں لایا جاسکتا جو عرب تہذیب میں ایک عورت کے لئے جائز رکھے گئے تھے۔

دورِ حاضر اور مغربی تہذیب میں عورت کی حیثیت

سترھویں صدی میں عورتوں کو جادو کرنے کے الزام میں موت کی سزائیں اس کثرت کے ساتھ دی گئیں کہ اس صدی میں بعض کتب کے مطابق ایک لاکھ عورتیں محض اس الزام میں زندہ جلا دی گئیں کہ انہوں نے دوسروں پر جادو کیا تھا۔

عورت کی اموال پر کسی قسم کی ملکیت تسلیم نہیں کی جاتی تھی۔

سولہویں صدی میں بکثرت ایسے واقعات ملتے ہیں کہ خاوند کو یہ حق حاصل تھا کہ جب چاہے عورت پر الزام لگائے اور خاوند کا بغیر کسی ثبوت کے صرف یہ کہنا ہی کافی تھا کہ اس عورت نے بدکاری یا فلاں بری حرکت کی ہے اور اس کے نتیجہ میں اسے قتل کر دیا جاتا تھا۔

1891ء تک انگلستان، جرمنی، ناروے، امریکہ، سکینڈے نیویا وغیرہ میں عورتوں کو قانوناً مرد کی جائیداد پر کسی قسم کا کوئی حق حاصل نہیں تھا۔ عورت کو ووٹ دینے کا بھی حق نہیں تھا۔ انیسویں صدی تک فرانس میں خاوند اگر عورت کو طلاق دیتا تھا تو ماں کا بچوں پر کوئی حق نہیں رہتا تھا۔ یہاں تک کہ بیوہ عورت بھی بچوں کو اپنی تحویل میں نہیں رکھ سکتی تھی۔ بلکہ وہ خاوند کے رشتہ داروں کے سپرد کر دیئے جاتے تھے۔

1857ء سے پہلے عورتوں کو قانونی طور پر طلاق لینے کا حق حاصل نہیں تھا۔

1882ء میں پہلی مرتبہ یورپ میں عورت کو اپنے نام پر جائیداد رکھنے کا حق حاصل ہوا۔

1890ء تک عورت کا اپنے خاوند کی جائیداد پر کسی قسم کا کوئی حق نہیں تھا۔

1920ء سے پہلے آکسفورڈ یونیورسٹی میں کوئی عورت داخلہ نہیں لے سکتی تھی۔

1937ء سے پہلے تک عورت مرد سے طلاق لینے کا حق نہیں رکھتی تھی۔

1955ء سے پہلے سول سروس میں فائز ہونے کے باوجود عورت کی تنخواہ مرد کی تنخواہ سے کم تھی۔

1975ء سے پہلے عورتیں اپنے نام پر سٹیٹ پینشن وصول نہیں کر سکتی تھیں۔

1976ء Domestic Violence Act سے پہلے عورتیں اپنے خاوند کے مظالم کی شکایت قانونی طور پر کر ہی نہیں سکتی تھیں۔

1976ء تک انگلستان میں عورت کو یہ قانونی حق حاصل نہیں تھا کہ وہ عدالت میں چارہ جوئی کی درخواست کر سکے۔

یہودیت میں عورت کا مقام

ہم جب عہد نامہ قدیم کی پہلی کتاب ''پیدائش'' ہی کھولتے ہیں اور اس کے باب نمبر 3 کی آیات کا مطالعہ کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ اس کے مطابق عورت ازل سے گناہگار ہے کیونکہ تورات کے اس باب میں آدم کے گناہ کا باعث حوا کو قرار دیا گیا ہے اور اس گناہ کو موروثی طور پر بنی نوع انسان میں جاری کرنے کی ذمہ داری عورت پر ڈالی ہے اور اس کی سزا یہ سنائی کہ تو درد کے ساتھ بچے جنے گی اور تیری رغبت اپنے شوہر کی طرف ہوگی اور وہ تجھ پر حکومت کرے گا۔ متذکرہ آیات کا ترجمہ مطالعہ کریں:

''آدم نے کہا کہ جس عورت کو تو نے میرے ساتھ کیا ہے اس نے مجھے اس درخت کا پھل دیا اور میں نے کھایا۔ تب خداوند نے عورت سے کہا کہ تو نے یہ کیا کیا؟ عورت نے کہا کہ سانپ نے مجھ کو بہکایا تو میں نے کھایا...... پھر اس نے عورت سے کہا کہ میں تیرے دردِ حمل کو بہت بڑھاؤں گا تو درد کے ساتھ بچے جنے گی اور تیری رغبت اپنے شوہر کی طرف ہوگی اور وہ تجھ پر حکومت کرے گا اور آدم سے اس نے کہا چونکہ تو نے اپنی بیوی کی بات مانی اور اس درخت کا پھل کھایا جس کی بابت میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ اسے نہ کھانا اس لئے زمین تیرے سبب سے لعنتی ہوئی۔'' (باب 3 آیات 18-12)

عہد نامہ قدیم کے پہلے باب کی رو سے نہ صرف عورت کے عمل کی وجہ سے سب گناہگار ہوئے بلکہ عورت کی بات ماننے کی وجہ سے آدم کو بھی جو سزا دی گئی وہ ابھی تک جاری ہے کہ زمین لعنتی ٹھہری۔

انجیل کی تعلیم

یمتھیس 1 باب 2 میں لکھا ہے۔ ''عورت کو چپ چاپ کمال تابعداری سے سیکھنا چاہئے اور میں اجازت نہیں دیتا کہ عورت سکھائے یا مرد پر حکم چلائے بلکہ چپ چاپ رہے کیونکہ پہلے آدم بنایا گیا اس کے بعد حوا اور آدم نے فریب نہیں کھایا بلکہ عورت فریب کھا کر گناہ میں پڑ گئی۔''

(آیت 11 تا 14)

اسی طرح افسیون کے نام خط میں پولوس لکھتا ہے باب 5 آیت 23-22 اے بیویو! اپنے شوہروں کی اسی طرح تابع رہو جیسے خداوند کی کیونکہ خاوند بیوی کا سر ہے۔ جیسے کہ مسیح کلیسا کا سر ہے اور وہ خود بدن کے بچانے والا ہے لیکن جیسے کلیسا مسیح کے تابع ہے ویسے ہی بیویاں بھی ہر بات میں اپنے شوہروں کے تابع ہوں۔''

ایک اور حوالہ کرنتھیوں باب نمبر 14 آیت 34 تا 36 کا پیش خدمت ہے۔ ''عورتیں کلیسا کے مجمع میں خاموش رہیں کیونکہ انہیں بولنے کا حکم نہیں بلکہ تابع رہیں۔ جیسا تورات میں بھی لکھا ہے اور اگر کچھ سیکھنا چاہیں تو گھر میں اپنے اپنے شوہر سے پوچھیں کیونکہ عورت کا کلیسا کے مجمع میں بولنا شرم کی بات ہے۔''

انجیل کی تعلیم کے مطابق عورت کو طلاق بھی نہیں دی جاسکتی سوائے ایک سبب کے اور وہ بے حیائی ہے۔ متی باب نمبر 5 آیت نمبر 32 میں لکھا ہے ''اور میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرام کاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے اور دوسری سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے اور جو کوئی چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے وہ بھی زنا کرتا ہے۔''

مغربی معاشرہ زیادہ تر عیسائیت کی تعلیم یا عیسائی ہونے پر فخر کرتا ہے اور اس کو بار بار پیش کرتا ہے۔ کہ ہم نے عورت کو آزادی دے رکھی ہے۔ حالانکہ جب اس معاشرہ کو ذرا غور سے دیکھا جائے اور حالات کا بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس آزادی کے سائے میں یہاں کیسے کیسے جرم جنم لے رہے ہیں۔

Tyneside Council And Northumberland Of Social Services کی رپورٹ اگر آپ ملاحظہ فرمائیں جو کہ انگلستان میں 1915ء میں ایک قانون بنا اور پھر وہ قانون ایک مجسٹریٹ کے فیصلے کی صورت میں ظاہر ہوا اور اس نے یہ فیصلہ دیا کہ ''خاوند اپنی لڑنے والی بیوی کو مار سکتا ہے۔'' (صفحہ 84)

1915ء میں بننے والے اس قانون میں یہ شرط رکھی گئی تھی کہ خاوند جس چھڑی کے ساتھ اپنی بیوی کو مارے وہ انگوٹھے کی موٹائی سے زیادہ نہ ہو۔ کتنی دفعہ مارے، کہاں کہاں مارے، کہاں نہ مارے، مارتے وقت کیا کیا احتیاطیں کرے اس کا کوئی ذکر نہیں۔ انگوٹھے جتنی موٹی چھڑی سے اگر عورت کو مارا جائے تو اس بیچاری کا رہ کیا جائے گا؟

پھر 1970ء میں پہلی دفعہ عورتوں نے اس کے خلاف آواز بلند کی اور اپنی آزادی کا علم بلند کر کے انگلستان کو تہذیب سکھانے کی کوشش کی۔ چنانچہ 1973ء تک ان کی کوششوں کے جو نتائج نکلے اس کی ایک سروے رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں ہر سال 27 ہزار ایسے کیسز ہوئے جن میں مردوں نے اپنی بیویوں کو مار کر زخمی کر دیا۔ ایک اور سروے سے معلوم ہوا کہ یہ تعداد اس سے کئی گنا زیادہ ہے بلکہ 2 لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ 1977ء میں صرف Bristol کے علاقہ میں پانچ، چھ ہزار کے قریب اس قسم کی زیادتیوں کے کیسز درج ہوئے جن میں عورتوں نے یہ شکایت کی کہ مردوں نے ہمیں ظالمانہ طور پر پیٹا ہے۔

جہاں تک ان مغربی ممالک میں طلاق لینے کا رجحان ہے وہ تو بہت ہی بڑھ چکا ہے۔ انگلستان میں ایک سروے کے مطابق 32 فیصد عورتوں نے عدالت میں یہ ثابت کر کے طلاق لی کہ ان کے خاوند ان پر شدید مظالم ڈھاتے ہیں اور مار کٹائی کرتے ہیں۔ یہ اس کلاس کا ذکر ہے جو کہ مڈل کلاس کہلاتی ہے۔

یہی حال امریکہ کا ہے بلکہ اس سے بھی بدتر ہے۔ امریکہ میں ایک سروے کے مطابق 41 فیصد عورتوں کو شادی کے پہلے چھ مہینوں میں مارا گیا۔ 18 فیصد عورتوں کو ایک سال بعد مار پڑنی شروع ہوئی۔ 25 فیصد عورتوں کو دو سال بعد مار پڑنی شروع ہوئی۔ امریکہ جو کہ اسلام کے خلاف آواز بلند کرنے میں کسی سے پیچھے نہیں میں اعداد وشمار کے مطابق 84 فیصد عورتیں ایک سال سے تین سال کے اندر اپنے خاوندوں کے مظالم کا نشانہ بن جاتی ہیں۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ فرماتی ہیں۔

رکھ پیش نظر وہ وقت بہن! جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں روتی تھیں، جب دنیا میں تو آتی تھی
جب باپ کی جھوٹی غیرت کا، خوں جوش میں آنے لگتا تھا
جس طرح جنا ہے سانپ کوئی، یوں ماں تیری گھبراتی تھی
یہ خون جگر سے پالنے والے تیرا خون بہاتے تھے
جو نفرت تیری ذات سے تھی، فطرت پر غالب آتی تھی
کیا تیری قدر و قیمت تھی؟ کچھ سوچ! تری کیا عزت تھی
تھا موت سے بدتر وہ جینا قسمت سے اگر بچ جاتی تھی
عورت ہونا تھی سخت خطا، تھے تجھ پر سارے جبر روا
یہ جرم نہ بخشا جاتا تھا، تا مرگ سزائیں پاتی تھی
گویا تو کنکر پتھر تھی، احساس نہ تھا جذبات نہ تھے
توہین وہ اپنی یاد تو کر! ترکہ میں بانٹی جاتی تھی
وہ رحمت عالم آتا ہے تیرا حامی ہو جاتا ہے
تو بھی انساں کہلاتی ہے، سب حق تیرے دلواتا ہے
ان ظلموں سے چھڑواتا ہے
بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

(درعدن)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

۞ مکرم مظفر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 76 گ ب سنتوکھ گڑھ ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

ہماری جماعت چک نمبر 76 گ۔ب سنتوکھ گڑھ ضلع فیصل آباد کے چار بچوں محمد عبداللہ ولد مکرم غلام رسول صاحب، منصور احمد ولد مکرم منیر احمد صاحب، امۃ الحیٰ بنت مکرم بشارت الرحمٰن صاحب اور تحریم احسان بنت مکرم احسان الحق صاحب نے پہلی بار ناظرہ قرآن کریم کا دور مکمل کر لیا ہے ان بچوں کو ناظرہ قرآن کریم محترم محمد نواز مومن صاحب معلم وقف جدید نے پڑھایا اور مورخہ 13 جون 2014ء کو محترم خالد احمد بھٹی صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے تقریب آمین کے موقع پر بچوں سے قرآن کریم سنا اور خاکسار نے دعا کرائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو زیادہ سے زیادہ علم دین سیکھنے اور نیک عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

نکاح

۞ مکرم وحید احمد صاحب واقف زندگی وکالت تبشیر لندن تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھانجی مکرمہ روبینہ خالق صاحبہ بنت مکرم عبدالخالق صاحب، دارالعلوم شرقی ہادی ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم احسان محمد باجوہ صاحب ابن مکرم شمشاد علی باجوہ صاحب ریٹائرڈ معلم سلسلہ حال مقیم لندن کے ساتھ بیت الفضل لندن میں حضور انور کی موجودگی میں محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن نے کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ دلہن حضرت میاں محمد عبداللہ صاحب آف لاہور رفیق حضرت مسیح موعود کی اولاد میں سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے جانبین کیلئے بابرکت کرے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب زعیم مجلس انصاراللہ باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 20/اگست 2014ء کو موٹر سائیکل کے حادثہ میں خاکسار کے بھتیجے مکرم محسن محمود رانا صاحب کی بائیں ٹانگ کی گھٹنے کے نیچے سے دونوں ہڈیاں فریکچر ہو گئی ہیں۔ آپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور عزیزم کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

ولادت

۞ مکرم صباحت احمد باجوہ صاحب معلم وقف جدید چک نمبر 170/10 ضلع خانیوال تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ آنسہ بدر صاحبہ اہلیہ مکرم بدر شعیب صاحب آف مالو کے بھلی ضلع سیالکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 3۔ اگست 2014ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ذکی احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح اور جماعت کا خادم بنائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم محمد سعید صاحب ترکہ مکرم عبدالعزیز صاحب)

۞ مکرم محمد سعید صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد مکرم عبدالعزیز صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 12 بلاک نمبر 7 محلہ دارالصدر برقبہ 2 کنال بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ خاکسار، مکرم منیر احمد ناصر صاحب، مکرم نصیر احمد باجوہ صاحب اور نسیم اختر صاحبہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ مکرمہ اختر النساء صاحبہ، مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ اور مکرمہ حفظہ محمودہ صاحبہ اپنے حصہ سے مکرمہ نسیم اختر صاحبہ کے حق میں دستبردار ہو گئی ہیں۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم محمد سعید صاحب (بیٹا)
2۔ مکرمہ اختر النساء صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرمہ حفظہ محمودہ صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرم منیر احمد ناصر صاحب (بیٹا)
7۔ مکرم نصیر احمد باجوہ صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

کامیابی

۞ مکرم منور اقبال مجوکہ صاحب سابق امیر ضلع خوشاب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھتیجی باسمہ رجا ظفر مجوکہ بنت مکرم ظفر اقبال مجوکہ صاحب نے امسال میٹرک کے امتحان میں سرگودھا بورڈ سے 1022/- نمبر حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور بچی کا ہر لحاظ سے حافظ و ناصر ہو۔ آمین

نابینا افراد کی مدد کا طریق

۞ مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب جنرل سیکرٹری مجلس نابینا ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مجلس نابینا ربوہ کے مندرجہ ذیل ممبران کرسیاں اور چارپائیاں بننے کے ماہر ہیں۔ احباب جماعت مجلس کے ممبران سے کام کروا کر ان کو معاشرے میں روزگار کے مواقع مہیا کرنے میں مدد کریں۔

1۔ رحیم اللہ صاحب ولد عنایت اللہ صاحب دارالصدر شمالی حلقہ ہدیٰ فون: 0333-9792754

2۔ محمد افضل صاحب دارالفضل غربی فون نمبر: 0308-7576150

3۔ شرافت علی صاحب c/o صدر صاحب محلہ نصرت آباد ربوہ فون: 0347-4959328, 0302-6542589

سانحہ ارتحال

۞ مکرم خورشید احمد ڈار صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ لکھتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد ڈار صاحب مورخہ 19۔ اگست 2014ء کو بعمر 77 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 20۔ اگست کو بعد از نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ آپ نماز کی پابند، قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت اور ہمیشہ بچوں کو نماز اور نظام جماعت سے وابستگی کی تلقین کرتی رہتی تھیں۔ آپ نے اپنی یادگار میں میرے علاوہ دو بیٹے مکرم ادریس احمد ڈار صاحب کارکن جامعہ احمدیہ یو کے، مکرم وسیم احمد صاحب وسیم الیکٹرونکس ربوہ اور ایک بیٹی مکرمہ امۃ الوحید صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر محمود صاحب طاہر کلاتھ ربوہ اور متعدد پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں ان کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حالات درویشان کرام

۞ سیدنا حضرت مصلح موعود نے مورخہ 11 مئی 1948ء کو اپنے ایک تاریخی پیغام میں درویشان کرام قادیان کو مخاطب کر کے فرمایا تھا:۔

''آپ لوگ وہ ہیں جو ہزاروں سال تک احمدی تاریخ میں خوشی اور فخر کے ساتھ یاد رکھے جائیں گے۔ اور آپ کی اولادیں عزت کی نگاہ سے دیکھی جائیں گی اور خدا کی برکات کی وارث ہوں گی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا فضل بلاوجہ کسی کو نہیں چنتا۔''

(الفرقان ربوہ درویشان کرام نمبر اگست، ستمبر 1963ء صفحہ 5)

مورخہ 11 مئی 1948ء کو جو درویشان قادیان میں تھے اور اس پیغام کے اول المخاطبین میں سے تھے۔ ان میں اکثر تادم واپسیں قادیان میں ہی موجود رہے۔ اور بہشتی مقبرہ کی مقدس خاک میں ابدی نیند سو گئے۔ اور ان میں سے بعض ابھی بھی موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے۔ آمین۔

مگر ان سعادت مندوں میں سے کچھ افراد اجازت لے کر قادیان سے اپنے آبائی وطنوں کی طرف یا بیرون ملک چلے گئے ان جانے والوں کی تاریخ اور حالات شعبہ تاریخ احمدیت قادیان کو درکار ہیں۔ لہٰذا ایسے درویشان کرام جو قادیان سے بیرون ہند چلے گئے تھے ان سے یا ان کے اقرباء سے درخواست ہے کہ مندرجہ ذیل معلومات کے مطابق اپنا مفصل مضمون بھجوائیں۔

مختصر حالات زندگی، عرصہ درویشی میں کہاں کہاں خدمت بجالانے کا موقع ملا، عرصہ درویشی کے ایمان افروز حالات و واقعات، اگر حضرت مصلح موعود یا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب یا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے انہیں کوئی پیغام تحریری بھجوایا ہو تو اس کی فوٹو کاپی، اگر عرصہ درویشی میں لی گئی کوئی تصویر ان کے پاس ہو تو وہ بھجوائیں، درویشان کرام کی اپنی تصاویر، اولاد کی تفصیل اور یہ بھی کہ وہ کہاں کہاں پر ہیں، تمام درویشان کرام کی فہرست تاریخ احمدیت جلد نمبر 10، مطبوعہ قادیان کے صفحہ نمبر 372 تا 387 پر درج ہے۔ اگر اس فہرست میں بھی کوئی سقم ہو تو براہ کرم اس کے بارے بھی مطلع فرماویں۔

براہ کرم درویشان کرام یا ان کے اقرباء یہ تفصیل شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

PH:+92 47 6211902
Fax: +92 47 6211526
tareekh.ahmadiyyat@saapk.org
Postal: Shoba Tareekh e Ahmadiyyat, P.O.Box:20, Chenab Nagar Rabwah, Distt. Chiniot Pakistan

(شعبہ تاریخ احمدیت)

جسم کی حرارت سے موبائل چارج

سائنسدان ایک ایسا مادہ تیار کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں جس کی تہہ یا پرت کو موبائل فون کے اوپر چڑھانے کے بعد جب یہ پرت جسم سے ٹکرائے گی تو جسم کی حرارت توانائی میں تبدیل ہونے لگے گی۔اس طرح جاگنگ کرتا شخص بآسانی اپنے موبائل فون کی بیٹری کو جسم کی حرارت سے چارج کر سکے گا۔

حرارت کو توانائی میں تبدیل کرنے کا یہ طریقہ امریکا میں واقع شمال کیرولینا کی یونیورسٹی آف ویک فارسٹ کے طالب علم نے تخلیق کیا ہے۔اس طالبعلم کے مطابق ضائع ہو جانے والی حرارت کو قابل عمل بنانے کا خیال کوئی نیا نہیں ہے، لیکن اس طریقے سے استعمال ہونے والی اشیاء پر اخراجات بہت زیادہ آتے ہیں، مگر ان کے تخلیق کردہ طریقے میں اخراجات نہ ہونے کے برابر ہیں۔اس حوالے سے مرکز برائے نینوٹیکنالوجی اور مالیکولر میٹریلز کے ڈائریکٹر David Carroll کا کہنا ہے کہ اس مادے سے بنائی گئی وہ تہہ جسے موبائل کی بیٹری پر چڑھایا جائے محض ایک ڈالر لاگت آئے گی جو نہایت مناسب ہے۔نینوٹیکنالوجی کے حامل مادے کے مستقبل کے حوالے سے ماہرین کا کہنا ہے کہ اسے ہم پائپوں کے اوپر اور چھتوں پر لگائے گئے ٹائلز کے نیچے اور بالخصوص گاڑیوں کی سیٹوں کے کورز میں استعمال کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ڈرائیونگ کے دوران سیٹوں سے کافی مقدار میں حرارت ضائع ہوتی ہے۔اس ضائع ہونے والی توانائی کو مفید شکل دینے میں Power Felt مادے سے بنی سیٹیں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ کیونکہ یہ مادہ بآسانی اس حرارت کو توانائی میں تبدیل کردے گا۔حرکی برقیات (Thermoelectrics) کے طریقے سے کام کرنے والا یہ نینوٹیوبس سے بنا مادہ گاڑیوں کی ضائع ہونے والی توانائی کی بجلی میں بھی تبدیل کر سکتا ہے۔ جس سے گاڑیوں میں پٹرول کا فی میل تناسب بہتر کیا جا سکتا ہے ۔ اس کے علاوہ گاڑیوں کے ائیر کنڈیشننگ اور ریڈیو نظام کی کارکردگی میں بھی اضافہ کیا جا سکتا ہے ۔ ماہرین کو امید ہے کہ اس مادے کی بدولت مستقبل میں سردیوں کے موسم میں بھاری بھرکم گرم کپڑوں سے نجات مل جائے گی ، کیونکہ Power Felt کپڑے سے عام سی موٹائی والی جیکٹس تیار کی جاسکیں گی، جو سردیوں میں جسم کی اندرونی حرارت کے باعث چارج ہو کر جسم کو گرم رکھیں گی۔

اس کے علاوہ ماہرین اس مادے کو ہنگامی حالات میں استعمال ہونے والے آلات مثلاً فلیش لائٹس وغیرہ کی فوری چارجنگ میں بھی اہم پیش رفت قرار دے رہے ہیں۔

(سنڈے ایکسپریس 15/اپریل 2012ء)

☆......☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 28۔اگست

طلوع فجر	4:15
طلوع آفتاب	5:39
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	6:40

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

28۔اگست 2014ء

6:25 am	جلسہ سالانہ یوکے
7:10 am	دینی وفقہی مسائل
9:55 am	لقاء مع العرب
11:50 am	Beverly Hills USA میں استقبالیہ تقریب 11 مئی 2013ء
2:10 pm	ترجمۃ القرآن کلاس 15۔اکتوبر 1997ء
9:10 pm	ترجمۃ القرآن کلاس

مکان کرایہ کے لئے خالی ہے

محلّہ دارالصدر شرقی عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مکان کرایہ کے لئے خالی ہے۔دو بڑے کمرے، ڈرائنگ روم، باورچی خانہ، ایک عدد باتھ روم، بجلی، سوئی گیس، پانی میٹھا ٹینکی کا ہے۔
نیز ایک عدد دکان اس کے علاوہ کرایہ کے لئے خالی ہے
رابطہ کے لئے: 0331-7721907

سیل سیل سیل لان سیل میلہ
بسم اللہ فیبرکس
چیمہ مارکیٹ ربوہ: 0300-7716468

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P۔C.R.C۔H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 6212837
Mob:03007700369

FR-10